صفین میں عباسؑ کا حملہ

جلالِ ذوالجلال ہے جلال میں

صفین میں خدا کا ولی ہے جلال میں
ہاشم کے گھر کی ایک کلی ہے جلال میں
یعنی کے خود علیؑ کا علیؑ ہے جلال میں
لگتا ہے جیسے ربِ جلی ہے جلال میں
ہمت ہے کس میں راہ جو روکے دلیر کی
ہے پہلی جنگ شیرِ الٰہی کے شیر کی
رخصت کیا علیؑ نے یہ کہہ کر کہ اے دلیر
اِک پل میں کر دے سارے زبردست آج زیر
لاشوں کے قتل گاہ میں ہر سو لگا دے ڈھیر
بولیں یہ سب کہ آیا ہے شیرِ خدا کا شیر
وہ رقصِ مرگ ہو ملک الموت جھوم لے
خود موت آ کے تیری کلائی کو چوم لے
لڑنا ہے یوں کہ سارا جہاں کانپنے لگے
تلوار کے ارادے قضا بھانپنے لگے
سب کے بدن غبارِ فنا ڈھانپنے لگے
رفتار وہ کہ موت بھی اب ہانپنے لگے
سب یہ کہیں کہ حق کا ولی ہے جلال میں
خود مجھ کو یوں لگے کہ علیؑ ہے جلال میں

171

عباسؑ بولے آپ کا بیٹا ہوں یا امامؑ
شیروں کا ہوں میں شیر ہے عباسؑ میرا نام
میرے لئے حقیر ہے فوجوں کا اژدھام
اِک چھوٹی ذوالفقار ہے مولا میرے حُسام
ایسے چلے گی رن میں کہ ٹوکی نہ جائے گی
جبرئیلؑ کے پروں سے بھی روکی نہ جائے گی

یہ کہہ کے رن میں آیا خدا کے ولی کا شیر
لگتا تھا جیسے آیا ہو خود ہی جلی کا شیر
شیروں کی جو گلی ہے یہ ہے اُس گلی کا شیر
یہ ہو بہو علیؑ ہے کہ یہ ہے علیؑ کا شیر
جبرئیلؑ بولے دیکھ لو حیدرؑ کے لعل کو
دیکھا نہ ہو جلال میں گر ذوالجلال کو

اب حملہ زَن لعینوں پہ حیدرؑ کا لعل ہے
مقتل میں سب سروں کی صفائی کمال ہے
تلوار کے چلن میں قیامت کی چال ہے
روکے گی ڈھال کیسے کہ وہ خود نڈھال ہے
اِس تیغِ بے دریغ سے بچنا محال ہے
تلوار کب ہے یہ غضبِ ذوالجلال ہے

171 تلوار تھی کمال تو اشہل بھی تھا کمال
چلتا تھا یوں کہ ہو ملک الموت کی ہی چال
ٹاپوں سے کر رہا تھا لعینوں کو پائمال
ہمراہ اِس کے موت کا چلنا ہوا محال
رہوار تھا خدا کی تجلّی میں ڈھل گیا
اِک جست میں یہ موت سے آگے نکل گیا

شیروں نے دی دہائی یہ رہوار الاماں
پھرتا ہے رَن میں صورتِ پرکار الاماں
چاروں طرف ہے شور یہ رفتار الاماں
پَل میں اِدھر ہے پَل میں ہے اُس پار الاماں
غُل ہے قضا کے پھیروں نے پھیرا ہے فوج کو
تنہا نے چار سمت سے گھیرا ہے فوج کو

میدانِ جنگ آج کٹھرا ہے موت کا
رنگ آج خود قضا سے بھی گہرا ہے موت کا
چہرہ چمک کے اور سنہرا ہے موت کا
مقتل میں چار سَمت ہی پہرا ہے موت کا
آمادہِ وِغا تھی بہن ذوالفقار کی
خود موت ڈھونڈنے لگی راہیں فرار کی

171

بولے علیؑ کہ اے مری تصویر واہ واہ
دیتا ہے داد قادرِ تقدیر واہ واہ
لکھی قضا و قدر کی تحریر واہ واہ
حد یہ کہ داد دیتے ہیں شبیرؑ واہ واہ
وہ خوف تھا کہ جان سے اپنی گزر گئے
کچھ لوگ وار کرنے سے پہلے ہی مر گئے

بولی قضا کہ اے دلِ حساس اب تو بس
اللہ کے جلال کے عکاس اب تو بس
اے ہاشمی گھرانے کے الماس اب تو بس
مردے بھی بولنے لگے عباسؑ اب تو بس
ہر لب پہ تھی فغاں کہ ولی ہے نقاب میں
عباسؑ کب ہے یہ تو علیؑ ہے نقاب میں

کہنے لگے لعیں بھی مدد، یا علیؑ مدد
ہم پر ہوئی ہے ظلم کی حد، یا علیؑ مدد
ہے بند سانس کی بھی رَسَد، یا علیؑ مدد
دیں ہم کو زندگی کی سند، یا علیؑ مدد
غازیؑ کہیں نہ آگ لگا دے جہان میں
لے لیجئے جہان کو اپنی امان میں

رضوان اور نورِعلیؑ آئی یہ صدا
عباسؑ تیری جنگ سے راضی ہوا خدا
تیری بلائیں لیتی ہیں جنت میں سیدہؑ
صفین ختم ہو چکی اب ہو گی کربلا
خود امر کہہ رہا ہے کہ حق کا ولی ہے تو
دنیا نے آج مان لیا ہے علیؑ ہے تو